مرثیہ ⑦

زندگی و موت

"محمدؐ و آلِ محمدؐ کی نظر میں"

ہاں اَنا ہے وہ دبیرِ نفس و دارائے حیات

بند ۸۶

تصنیف ______ ۱۹۶۵ء

MIRZA JAMAL

For Tareekhwaar Nauhas visit -
www.WirasatAli.com
www.youtube.com/user/WirasatAli

For Hamd, Naat, Souz, Salaam,
Marsiya and Majlis Videos visit -
www.youtube.com/user/MahaKavi

(۱)

ہاں اَنا ہے وہ دبیرِ نفس و دارائے حیات — شور جس کا، گرم دن، گُل بانگ جس کی سرد رات
جس پہ مبنی جذبۂ حفظِ حیات و حُبِّ ذات — کیا زمیں، کیا آسماں جس کی جلو میں کائنات

کج ، اسی کے بانکپن سے ہے ، کلاہِ زندگی
یہ ، رسولِ ذہنِ انساں ہے ، اِلٰہِ زندگی

(۲)

یہ اَنا ہے وہ قدم، جو ڈگمگا سکتا نہیں — جس میں اشنا کے ہاتھوں جھول آ سکتا نہیں
یہ کسی طوفان کو خطرہ میں لا سکتا نہیں — یہ چراغِ داوری ہے جھلملا سکتا نہیں

یہ دلوں کی آبرو ، یہ ولولوں کی جان ہے
رحلِ نفسِ آدمی پہ ، یہ اَنا قرآن ہے

(۳)

آدمی ہو اور اپنی ذات پہ چیں بر جبیں — زندگی ، اور اپنی ہیئت پہ، اُلٹے آستیں!
یہ تو ممکن ہے کہ انساں توڑ دے حبلِ متیں — حشر تک، لیکن، اَنا سے ہاتھ اٹھا سکتا نہیں

یہ اَنا ہی تو، محافظ ہے، بشر کی جان کا
یہ نہ ہو تو، دَم نکل جائے، غریب انسان کا

(۴)

خدمتِ احباب و ملک و دودمان و اقربا — جزر و خلق و رحم و عشق و نفرت و بیم و رجا
شفقت و قربانی و اخلاص و ایثار و سخا — حُبِّ دنیا حبِّ عقبیٰ حبِّ حق حبِّ خدا

جزر و مد یہ سب کے سب ہیں جوئے احساسات کے
کتنے لاتعداد رُخ ہیں ایک حبِّ ذات کے

(۵)

ثبت ہر انسان کے دل پر ہے یہ مہرِ خیال — میں ہوں صدرِ عظیم و بدرِ عقل و سلطانِ جمال
معتبر ہے صرف میرا فعل میرا انفعال — مجھ سے بڑھ جائے یہ کس میں تاب یہ کس کی مجال

ذات میری افتخارِ مہر و نازِ ماہ ہے
مجھ سے برتر ہے کوئی تو کون؟ غیر اللہ ہے

(۶)

قابلِ برداشت، جب بنتا نہیں دردِ حیات — ڈھونڈتی ہے تلملاہٹ، زہر میں، راہِ نجات
اس عمل سے، عقلِ انسانی میں آتی ہے یہ بات — ارتکابِ خودکشی تک ہے، جنونِ حُبِّ ذات

آدمی جیتا ہے، سازو برگِ عشرت کیلئے
اور مرتا بھی ہے تو دفعِ اذیّت کے لئے

(۷)

شادماں ہوتا ہے تو اپنی خوشی کے واسطے — نقدِ جاں کھوتا ہے تو اپنی خوشی کے واسطے
کاٹتا بوتا ہے تو اپنی خوشی کے واسطے — جاگتا، سوتا ہے تو اپنی خوشی کے واسطے

کام رکھتا ہے فقط اپنے ہی مرغوبات سے
کس قدر، انسان کو ہے عشق اپنی ذات سے

(۸)

سوچتا ہے آدمی، ارض و سما کچھ بھی نہیں — زیرِ محرابِ فلک، میرے سوا کچھ بھی نہیں
مجھ سے کٹ جائیں اگر، تو انبیا، کچھ بھی نہیں — رشتہ، مجھ سے توڑ ڈالے، تو خدا کچھ بھی نہیں

جملہ انساں ہیچ ہیں، محبوبِ آب و گل ہوں میں
سب ہیں اعضا، سینۂ فرشِ زمیں کا دل ہوں میں

(۹)

میں، جمالِ وادیٔ ایمن، غزالِ کوہِ قاف — قلب میرا، قدسیوں کی بارگاہِ اعتکاف
انفس و آفاق، میرے گرد، سرگرمِ طواف — نامۂ اعمال میرا، عین کعبے کا غلاف

خاک پر، مجھ سا، ادا سنجِ قضا کوئی نہیں
اس کرے پر، صرف میں ہوں، دوسرا کوئی نہیں

۱۰
میں، دل عرش بریں ہوں، دیدۂ فرشِ زمیں — ہاں، مری تخیل کے باہر، نہ دنیا ہے، نہ دیں
مجھ کو، اس آئینہ خانے میں، بہ ربِ عالمین — اپنے چہرے کے سوا، کچھ بھی نظر آتا نہیں
میں حقائق کی زباں ہوں، داستاں ہے کائنات
کارواں میں ہوں، غبارِ کارواں ہے کائنات

۱۱
یہ عجب دُھن ہے کہ ہر فردِ بشر کے روبرو — صرف اپنا مُدعا ہے، صرف اپنی آرزو
صرف اپنا کر دفر ہے صرف اپنی آبرو — صرف اپنا ذکر اپنی فکر اپنی گفتگو
کان دھرتا ہی نہیں کوئی کسی کی بات پر
کس قدر لہلوٹ ہے انسان اپنی ذات پر

۱۲
نیلم و یاقوت و مروارید و الماس و نگیں — لالہ و شمشاد و نسرین و چنار و یاسمیں
سبحہ و زنار و خیطِ ابیض و حبلِ متیں — سب ہیں مہمل جب گلے میں سانس کا ڈورا نہیں
صرف میرا اک کھلونا ہے جہاں کچھ بھی نہیں
میں نہیں تو یہ زمیں، یہ آسماں کچھ بھی نہیں

۱۳
خواہ کتنی برہمی ہو، خواہ کتنی ابتری — خواہ کتنا ہی جھنجھوڑیں، گردشیں افلاک کی
خواہ کتنی ہی بلاؤں میں گھِری ہو زندگی — پھر بھی، جینے کی دعائیں مانگتا ہے آدمی
تھرتھراتا، تلملاتا، بلبلاتا ہے بشر
زندگی کو پھر بھی سینے سے لگاتا ہے بشر

۱۴
نغمہ بر لب، جام بر کف، گل بداماں زندگی — قوسِ طرفِ کوہ و محرابِ خُمستاں زندگی
جوئے رنگ و چشمۂ آبِ چراغاں زندگی — موجِ رقص و دجلۂ آہنگ و الحاں زندگی
موجِ سوزِ دل ہے، اس کے شعلۂ آواز میں
حرفِ "کُن" کے، نرم ہلکورے ہیں، اِسکے ساز میں

١٥
زندگی ، ربطِ نہانِ انتشار وانجماد — انجمادِ برف واخگر، ارتباطِ حبس و باد
انضمامِ خشک وتر، آمیزشِ بست وکشاد — بادہ طبع وبادا اصل وبرق نسل وبحر زاد
سینۂ شمشیر میں ، حُبِّ گلو ہے زندگی
چاک کے ہاتھوں میں ، تسبیحِ رفو ہے زندگی

١٦
زندگی ، وحشی عناصر کا ، مہذب شاہکار — ربطِ صبح وشام ضبطِ ریگزار وجوئے بار
اعتدالِ آب وآتش ، امتزاجِ نور ونار — خرمن وبرقِ تپاں کا نقطۂ بوس وکنار
ایک تکوینی ضمانت ، امتناعِ جنگ کی
ایک تعمیری ہم آغوشی ، بلور وسنگ کی

١٧
زندگی ، اضداد کا پیمانِ لطف واتفاق — اک ہم آہنگی میانِ جذبۂ وصل وفراق
اک اٹل میثاق ، مابینِ جمود وانشقاق — خیر وشر کا صلح نامہ ، شمع وصرصر کا وفاق
شبنم وخورشید کا عہدِ وفا ہے زندگی
دیکھیے تو بت ، پرکھیے تو خدا ہے زندگی

١٨
دن ترنگیں بخشتا ہے رات خواب شکریں — صبح چھنکاتی ہے کرنیں شام زلف عنبریں
نبض چٹکاتی ہے تن میں غنچہائے ناؤطیں — سانس جنتی ہے قبائے آرزو کی آستیں
ایک نعمت ہے چہکتی چہچہاتی زندگی
پھولتی پھلتی پھبکتی لہلہاتی زندگی

١٩
قعر سے تا سطحِ قلزم پرفشاں ہے زندگی — خار میں حرفِ خفی گل میں اذاں ہے زندگی
برگ پر شبنم فضا پر کہکشاں ہے زندگی — داستاں در داستاں در داستاں ہے زندگی
فرش سے تا عرش زلفِ ناز بکھرائے ہوئے
فتح سیار وثوابت کی قسم کھائے ہوئے

٢٠

زندگی، باگیسری، سارنگ، دیپک، موہنی
پنکھڑی، تتلی، صنوبر، دوب، نسریں، چاندنی
بت تراشی، رقص، موسیقی، خطابت، شاعری
لاجوردی، شربتی، دھانی، گلابی، چمپئی

زعفرانی، آسمانی، ارغوانی زندگی
لاجونتی، مدھ بھری، کومل، سہانی زندگی

٢١

سحر خو، عیسیٰ نفس، معجز ادا، جادو کلام
شیشہ بزم و سنگ عزم و لالہ سقف و ماہ بام
بادہ رنگ و مہ وش و پستاں لب و کوثر خرام
قند حرف و گل مزاج و سرو طبع و مے قوام

زندگی، سعیِ بلیغ ارتقاء کا ناز ہے
آب و آتش کی کرامت، خاک کا اعجاز ہے

٢٢

زندگی جام و صراحی، مرغزار و نسترن
رقص طاؤس و جمالِ صبح و رنگِ نارون
اک سجاوٹ، اک گھلاوٹ، اک لگاوٹ، اک پھبن
گل نفس، گل چہرہ، گل خو، گل جبیں، گل پیرہن

رقصِ ابر و نغمۂ آبِ رواں ہے زندگی
خاکِ بے آواز کے منھ میں، زباں ہے زندگی

٢٣

گنگ اشاروں کو، صدا کی گود میں پالے ہوئے
مضطرب انفاس کو، الفاظ میں ڈھالے ہوئے
نطق سے، حبسِ تکلم کی بلا، ٹالے ہوئے
رشتۂ بادِ پرافشاں میں، گرہ ڈالے ہوئے

لعل جوہر آفرین و کلکِ گوہر بار ہے
زندگی، طنبورۂ افکار کی جھنکار ہے

٢٤

ہر نفس، موتی پروتی، پھول برساتی ہوئی
مرکیاں لیتی، ٹھمکتی، ناچتی، گاتی ہوئی
خیمہ زربفت میں، پازیب جھنکاتی ہوئی
دوڑتی، بڑھتی، ہمکتی، جھومتی، چھاتی ہوئی

اک سنہری تان کی زنجیر، بل کھاتی ہوئی
ایک انگڑائی، دھنک کے پل پہ لہراتی ہوئی

۲۵

سر پہ سہرا، بر میں جوڑا، بات میں قند و نبات — چال میں گنگا کی لہریں، زلف میں برکھا کی رات
سانس میں بوئے سمن، لہجے میں عودِ سومنات — زندگی، رنگوں کے سائے سے گزرتی اک برات
انکھڑیوں میں رت جگوں کی راگنی گھولے ہوئے
بال بکھرائے ہوئے بندِ قبا کھولے ہوئے

۲۶

زندگی یوسف زلیخا قیس و لیلیٰ نل دمن — عید کا دن چودھویں کی رات چوتھی کی دلہن
اک کھنکتی لب کشائی ایک چبھتا بانکپن — رنگ ساگر، راگ مندر، روپ مالا، پھول بن
جس کی قرنوں حجلۂ قدرت میں رکھوالی ہوئی
بدلیوں کی رسمساتی چھاؤں کی پالی ہوئی

۲۷

زندگی، مڑتے ہوئے پتوں پہ بوندوں کی کھنک — صبح سرما کی کرن، شامِ بہاراں کی دھنک
بول، تتلی کی اڑان، آواز، کوندے کی لپک — کوکتی برکھا میں، سارنگی کے تاروں کی لچک
شہرِ تن میں، پھول والوں کی گلی ہے زندگی
گردنِ آفاق میں، چمپا کلی ہے زندگی

۲۸

زندگی، فرماں روائے کشورِ دنیا و دیں — موجدِ حرفِ خدا و رحمت اللعالمین
نوعِ انساں کیلئے، اے محرمانِ دور بین — موت سے بڑھ کر، کوئی شے قابلِ نفرت نہیں
زندگی تکریم ہے، توقیر ہے، تمکین ہے
موت، شاہِ ارض کی، سب سے بڑی توہین ہے

۲۹

موت، اندھیاری، گھٹا ٹوپ آبنوسی تیرہ فام — بے رکوع و بے سجود و بے قعود و بے قیام
مضمحل، ممن، منجمد، یخ بستہ، شل، افسردہ، خام — بے حرارت، بے حکایت، بے بصارت بے خرام
اس کے پتھریلے کلیجے میں کسک ہوتی نہیں
اس کے دیدوں میں مروّت کی چمک ہوتی نہیں

(٣٠)

موت، صحرا، دشت، ریگستان، بن، بیہڑ، سراب — بیخودی، وحشت، شقاوت، قاہری، دہشت، عذاب

خوف، از خود رفتگی، بیگانگی، غیبت، حجاب — ایک حسرت خیز غفلت، ایک عبرتناک خواب

ایک ڈائن، زندگی کی سمت، منہ کھولے ہوئے

آستیں الٹے ہوئے، تیغِ دو دم تولے ہوئے

(٣١)

موت، خاموشی، اداسی، بے نوائی، بے حسی — موت، سناٹا، اندھیرا، بے شعوری، بزمی

موت، تاریکی، تباہی، تیرگی، ترسندگی — موت، آہوں کی خطابت، آنسوؤں کی شاعری

شیر افگن بازوؤں کو بے سکت کرتی ہے موت

ماتمی ہاتوں کی ضربت پر نرت، کرتی ہے موت

(٣٢)

نامِ زشتِ موت سے، اٹھتا ہے سینوں سے دھواں — فرقِ ہستی پر، کڑک اٹھتی ہے، دہشت کی کماں

دل پہ رکھ دیتا ہے خوفِ مرگ، وہ بارِ گراں — بولنے لگتی ہیں، سہمی زندگی کی ہڈیاں

کوئی نرم آواز کوئی داستاں بھاتی نہیں

موت یاد آجائے تو راتوں کو نیند آتی نہیں

(٣٣)

ہادمِ قصرِ ادا و عشوہ و افسوں گری — ناظمِ تابوت و گور و تختہ و بزمِ مردگی

جاذبِ آواز و احساس و حواس و زیرکی — سالبِ افعال و افکار و امید و آگہی

حجرۂ سربند میں اس کے ہوا آتی نہیں

اس کی رو میں، دل دھڑکنے کی صدا آتی نہیں

(٣٤)

یہ سیہ رو، آن میں، دن کو بنا دیتی ہے رات — اسکے اک جھونکے سے بجھ جاتی ہے قندیلِ حیات

آہ، اسکا شامیانہ سسکیاں اسکی قنات — اس کی، ناہموار کاندھوں پر نکلتی ہے برات

مسکرا کر، آنسوؤں کے تار پر گاتی ہے موت

ہچکیوں کی گونج میں، پازیب جھنکاتی ہے موت

۳۵

کتنی تمکینوں میں بھرتی ہے یہ کربِ ارتعاش ۔۔۔ سوزمنتی رہتی ہے یہ، کتنے کلیجوں کو خراش

روز، آئینے کیا کرتی ہے کتنے پاش پاش ۔۔۔ کتنے بوڑھوں سے، جواں بیٹوں کی اٹھواتی ہے لاش

کیا بتائیں، روز کتنے پھُول مُرجھاتی ہے موت

ماؤں سے، کتنے چہیتے چھین لے جاتی ہے موت

۳۶

موت، کیڑوں کی غذائے خستہ، قبروں کا فشار ۔۔۔ استخواں سوزِ نفس گیرد توانائی شکار

جاں فگار و نطق دزد و روح کوب و جسم خوار ۔۔۔ ایسی شامیں، نالۂ جاں کاہ، صبحیں سوگوار

اسکے دامِ سخت میں آ کر، اکڑ جاتے ہیں لوگ

دفن، جلدی سے نہ ہو جائیں تو سڑ جاتے ہیں لوگ

۳۷

سر جھکا کر، پاؤں، جس حجلے میں، رکھتی ہے دلہن ۔۔۔ جس جگہ، مانجھے کے اُبٹن سے، چمکتے ہیں بدن

عود کی لپٹوں میں، کھلتے ہیں جہاں لاکھوں چمن ۔۔۔ موت، ان گوشوں میں بھی لاتی ہے کافور و کفن

روز، کتنی چوڑیوں کو چُر مرا دیتی ہے موت

کتنی امیدوں کے خیموں کو جلا دیتی ہے موت

۳۸

نو عروسوں کے شبستانوں میں در آتی ہے موت ۔۔۔ شربتی آنکھوں کو، اندھی گور جھنکواتی ہے موت

گھونگھٹوں کے ادھ کھلے مکھڑوں کو جھلساتی ہے موت ۔۔۔ چودھویں راتوں کے چاندوں کو نگل جاتی ہے موت

ہر نفس، ہر آن، پیغامِ اجل دیتی ہے موت

پھول سے پنڈوں کو لاشوں سے بدل دیتی ہے موت

۳۹

پتھروں پر، کس قدر شیشے، گرا دیتی ہے موت ۔۔۔ کنجِ شب میں، کتنی صُبحوں کو سلا دیتی ہے موت

کتنی کوکھوں، کتنی گودوں کو جلا دیتی ہے موت ۔۔۔ کتنے سہروں، کتنی سیجوں کو دغا دیتی ہے موت

کتنی چاہوں کس قدر بانہوں کو مرجھاتی ہے موت

کتنی دُکھتی کروٹوں پر رقص فرماتی ہے موت

۴۰

لیکن اسکے باوجود اے محرمانِ این و آں — سخت حیراں ہوں کہ تھا وہ کون دانائے زماں
موت کو جس نے دیا نام حیاتِ جاوداں — اس قدر پر ہول بیہڑ کو بنایا گلستاں

زہر کو کس نے حریفِ آبِ حیواں کر دیا
اس اُپی تلوار کو کس نے رگِ جاں کر دیا

۴۱

نوعِ انساں کو دیا کس فلسفی نے یہ پیام — مردِ غازی کا کفن ہے، خلعتِ عمرِ دوام
نصب کس نے کر دیئے مقتل میں حور و حیام — جانتے ہو اس دبیرِ ذہنِ انسانی کا نام

جو انوکھی فکر تھا، جو اک نیا پیغام تھا
اس حکیم نکتہ پرور کا محمدؐ نام تھا

۴۲

اے محمدؐ، اے سوارِ توسنِ وقتِ رواں — اے محمدؐ، اے طبیبِ فطرت و نباضِ جاں
اے محمدؐ، اے فقیہِ نفس و نقادِ جہاں — موت کو، تو نے وہ بخشی آب و تابِ جاوداں

زندگانی کے پجاری موت پر مرنے لگے
لوگ پیغامِ اجل کی آرزو کرنے لگے

۴۳

زیست کا عکسِ شہادت سے نکھرتا ہے جمال — موت کے گھونگھٹ میں ہے روئے بتانِ لازوال
خوں کے طاقوں میں ہے قندیلِ وجہِ ذوالجلال — ذہنِ انسانی کو بخشا صرف تو نے یہ خیال

اہرمن پر دہشتِ یزداں کو طاری کر دیا
ایک اک انساں کو لاکھوں پہ بھاری کر دیا

۴۴

خلق کو، تو نے، تمنائے شہادت بخش دی — اس تمنائے شہادت نے شجاعت بخش دی
پھر شجاعت نے بھبکنے کی حرارت بخش دی — اس حرارت نے گداؤں کو حکومت بخش دی

اس قدر عجلت سے تو روئے زمیں پر چھا گیا
جُمّدعی چکرا گئے تاریخ کو غش آ گیا

بھول کر، گہوارۂ غم میں، بجھکتا ہے سرِ در ⑮ تیرگی کی سرمئی محراب میں ہے، شمعِ طور
شامِ رنگین لحد ہے صبحِ قرآن و زبور — موت ہے نور و، قصور و حور و انگورِ طہور

یہ عقائد ہوں تو پھر مرنے سے ڈر سکتا ہے کون
موت کے شیدائیوں کو زیر کر سکتا ہے کون

سب سے پہلے دہر کو تو نے ہی سمجھائی یہ بات (۴۶) طاقِ ایوانِ شہادت میں ہے قندیلِ حیات
سرفروشی ہے متاعِ زندگانی کی زکوٰۃ — موجِ کوثر کی سخا کا پیک ہے نخلِ فرات

عرش اترا ہے فرشِ گرمِ گیر و دار پر
رقص کرتی ہے دوامی زندگی تلوار پر

آتشِ سوزاں کو تو نے آبِ زم زم کر دیا (۴۷) وحشیوں کو حاملِ تہذیبِ محکم کر دیا
خاک کو نسرین بنایا جام کو جم کر دیا — سُرخ شعلوں کو نچوڑا موجۂ یم کر دیا

کشتیاں چلوائیں طوفاں سے تیرے فرمان نے
موت بوئی زندگی کاٹی تیرے قرآن نے

موت کی ظلمت میں تو نے جگمگا دی زندگی (۴۸) جوہرِ شمشیرِ عریاں میں دکھا دی زندگی
شمع کے مانند قبروں میں چلا دی زندگی — سرزمینِ مرگ میں تو نے اُگا دی زندگی

حبس ٹوٹا باغِ جنّت کی ہوا آنے لگی
مقبروں سے دل دھڑکنے کی صدا آنے لگی

خاک کے ذرّات کو تو نے ثریا کر دیا (۴۹) آگ کو پانی کیا پانی کو صہبا کر دیا
موت سی کالی بلا کو رشکِ سلمیٰ کر دیا — آخری ہچکی کو گل بانگِ مسیحا کر دیا

سر سے خوفِ نیستی کی یوں بلائیں ٹال دیں
آدمی نے موت کی گردن میں باہیں ڈال دیں

۵۰ یہ تصور موت کا جیسے ہی سوئے کربلا — وقت دوں پرور کے تاریخی تقاضے سے مڑا
خون میں تیرے گھرانے کے تلاطم آگیا — لشکرِ صبحِ فروزاں شام کی جانب چلا
دفعتاً قصرِ جفا مسمار ہو کر رہ گیا
رعبِ شاہی نقشِ بر دیوار ہو کر رہ گیا

۵۱ اے محمدؐ، موت وہ تیرے نواسے کو ملی — آج تک جس سے درخشاں ہے ضمیرِ آدمی
اللہ اللہ روشنی تیرے چراغِ ذہن کی — کربلا کی دھوپ پر چھٹکی ہے اب تک چاندنی
یہ اَنی پر سر نہیں تیرے اَنا کا تاج ہے
کربلا تیرے نظامِ فکر کی معراج ہے

۵۲ آشنا بحرِ صداقت کا حسینؑ ابنِ علیؑ — مدرسہ درسِ شہادت کا حسینؑ ابن علیؑ
معجزہ فکری نجابت کا حسینؑ ابن علیؑ — حوصلہ تیری نبوت کا حسینؑ ابن علیؑ
جس نے بجھنے دی نہ شمعِ آدمیت وہ حسینؑ
سانس جس کے دم سے لیتی ہے مشیت وہ حسینؑ

۵۳ اخذ کرتا ہے جو غم سے شادمانی وہ حسینؑ — جس کی اب تک ہے دلوں پر حکمرانی وہ حسینؑ
موت بھی جس کی نگاہوں میں سہانی وہ حسینؑ — تشنگی سے پی تھی جس نے زندگانی وہ حسینؑ
سرخ انگاروں کو جس نے خاک کر کے رکھ دیا
جس نے دامانِ حکومت چاک کر کے رکھ دیا

۵۴ طرۂ طرفِ کلاہِ عزم و ہمت ہے حسینؑ — سورۂ اخلاص و قرآنِ صداقت ہے حسینؑ
منبرِ تصدیق و تکمیلِ رسالت ہے حسینؑ — پشتِ ذوقِ مرگ پر مہرِ نبوت ہے حسینؑ
اے مرے پروردگارِ آدمیت السلام
السلام اے داورِ بزمِ شہادت السلام

۵۵
حسن برستا ہے شہادت کا تیرے کردار سے — فکر میں صحت ہے تیرے عابدِ بیمار سے
ہاں وہ جنت سیر ہے جو سبزہ و انہار ہے — مانگتی ہے بھیک تیرے سایۂ دیوار سے

اے خطیبِ اوجِ فاراں کے نوائے السلام
اے مرے تسنیم در آغوش پیاسے السلام

۵۶
موت کو تو نے بہارِ کامرانی بخش دی — خاک کو اکسیر، پیری کو جوانی بخش دی
ہمتِ انساں کو دجلے کی روانی بخش دی — برف کو لَو، اوس کو آتشِ فشانی بخش دی

التہابِ تشنگی کو موجِ زم زم کر دیا
آنچ کو ایسا بنا دامانِ مریمؑ کر دیا

۵۷
امتزاجِ شادی و شیون ہے تیری داستاں — جسم پر خونی کفن ہے فتح کا سر پر نشان
اک طرف تیرا گلا ہے اور خنجر بے اماں — اک طرف تیری رگِ جاں خنجروں پر ہے رواں

اک طرف موجِ ترحم اک طرف ماتم ہے تو
اک نرالا نغمہ و فریاد کا سنگم ہے تو

۵۸
تو نے خود بجھ کر جلائے ہیں جو ذہنوں میں چراغ — دل ہے غرقِ آہ و شیون شاد و نازاں ہے دماغ
اس طرف جھلسے ہوئے خیمے اُدھر شاداب باغ — اک طرف نصرت کے موتی اک طرف سینوں کے داغ

اک نرالا ربط گل بانگ و فغاں ہے اے حسینؑ
جھٹپٹے میں اک دھندلکا پرفشاں ہے اے حسینؑ

۵۹
دل میں تیری یاد ہے شام و سحر کے درمیاں — زمزموں کے ہیں سفینے ہچکیوں کے درمیاں
لب پہ نغموں کی دمک ہے آنکھ سے آنسو رواں — فصلِ گل کی دھوپ ہے پڑتی ہیں جیسے بوندیاں

تجھ پہ بے روئے نہیں اٹھتے کسی محفل سے ہم
کیا کریں مجبور ہو جاتے ہیں اپنے دل سے ہم

٦٠ غم سے یہ کہتی ہے تیری کامرانی اے حسینؑ — کامرانی ہے محلِ شادمانی اے حسینؑ
شادمانی ہے متاعِ زندگانی اے حسینؑ — آنسوؤں کی پھر بھی ہوتی ہے روانی اے حسینؑ

زمزموں کو چشمِ گریاں میں ڈبو دیتا ہے دل
جب ہنسی ہونٹوں پہ آتی ہے تو رو دیتا ہے دل

٦١ دار و گیرِ کربلا پر اے شہیدِ محترم — عقل نازاں ہے مگر جذبات کی آنکھیں ہیں نم
چونکہ تیرے جذبۂ نصرت میں ہے آہنگِ غم — اس لئے آنسو چڑھاتے ہیں تیری بالیں پہ ہم

دل کا یہ فرمان ہے لغزش نہ آئے پاؤں میں
جشنِ فتحِ کربلا ہو آنسوؤں کی چھاؤں میں

٦٢ لیکن آنسو وہ جو برسائیں شرارِ زندگی — جس سے ٹپکے گوہرِ عز و وقارِ زندگی
جس کے قبضہ میں ہو تیغِ آبدارِ زندگی — جس کی رنگینی میں کروٹ لے بہارِ زندگی

جو گریں شادابیٔ اہلِ جہاں کے واسطے
گھن جو بن جائیں غرورِ خسرواں کے واسطے

٦٣ ہاں وہ آنسو جن میں غلطاں ہو خروشِ خوفِ حق — جن کے گرنے کی صدا میں ہو شہادت کا سبق
جن کے آگے رنگ ہو از جہاں باطل کا فق — جن کی آب و تاب میں تاریخ کے جھلکیں ورق

جن میں جوہر پر فشاں ہو تیشۂ فرہاد کے
غرق کر دیں جو سفینے بحرِ استبداد کے

٦٤ سوگواری کا مزاج اب ہے رفیقانِ کبار — رخ پہ تابِ عزم ہو آنکھوں میں آبِ ذوالفقار
ہم عناں ہو طبلِ جنگ و نالۂ بے اختیار — دل میں حرمانِ خزاں ہو سر میں سودائے بہار

بات جب ہے غم ابھارے جذبۂ پیکار پر
ایک دل پر ہاتھ ہو ایک ہاتھ ہو تلوار پر

۶۵
جب حکومت قصرہائے معدلت ڈھانے لگے
جب غرورِ اقتدار، اقدار پر چھانے لگے
خسروی آئین پر جب آگ برسانے لگے
جب حقوقِ نوعِ انسانی پہ آنچ آنے لگے
رن میں در آ بازوئے خیبر شکن سے کام لے
ان مواقع پر حسینی بانکپن سے کام لے

۶۶
کس طرف جانا ہے تجھ کو سوچ لے مردِ خدا
اک طرف زہرِ فنا ہے اک طرف نہرِ بقا
یا پہن لے تاجِ کردارِ شبیرِ کربلا
یہ محیطِ کشورِ باطل میں جا کر ڈوب جا
یا عنانِ ذہنِ عالم جانبِ حق موڑ دے
یا حسینؑ ابنِ علیؑ کا نام لینا چھوڑ دے

۶۷
یہ متاعِ چشمِ نم یہ دولتِ قلبِ دونیم
ہیچ ہے انسان اگر ڈھونڈے نہ راہِ مستقیم
مان ہی سکتی نہیں اس بات کو عقلِ سلیم
صرف ماتم ہو مآلِ مقصدِ ذبحِ عظیم
خونِ باطل ہے تب و تابِ حسامِ کربلا
آنسوؤں سے ہے بہت اونچا مقامِ کربلا

۶۸
کربلا کا سیدِ لشکر جلالِ مصطفےٰؐ
کربلا کا اکبرؑ مہرو جمالِ مصطفےٰؐ
کربلا کی گود کو اصغرؑ صلالِ مصطفےٰؐ
کربلا کا رنگِ بستان خونِ آلِ مصطفےٰؐ
ہمتِ نوعِ بشر کی انتہا ہے کربلا
تو سمجھتا ہے فقط ماتم سرا ہے کربلا

۶۹
آسمانِ زندگی پر کہکشاں ہے کربلا
فرقِ استبداد پر گرزِ گراں ہے کربلا
حفظِ ناموسِ بشر کی پاسباں ہے کربلا
خون کے دھارے پہ نقشِ داستاں ہے کربلا
کربلا کی خاک میں اشکوں کی طغیانی بھی ہے
کربلا کی آگ میں تلوار کا پانی بھی ہے

گریہ فطری امر ہے جی بھر کے رو اور بار بار
ماتمِ شبیرؑ میں روتا ہوں میں بھی زار زار
(٧٠)
میں تو کیا اس غم سے جنبش میں ہے قلبِ روزگار
غور فرما لیکن اس نکتہ پہ بھی اے سوگوار

غم نہیں ہے طرۂ طرفِ کلاہِ کربلا
سورما کی موت ہے میراثِ شاہِ کربلا

کون اس میراث کی جانب اٹھاتا ہے قدم
کس کو سونپا جائے عباسِؑ دلاور کا علم
(٧١)
کون کھاتا ہے شعارِ نصرتِ حق کی قسم
کون یہ کہتا ہوا صف سے ابھرتا ہے کہ ہم

صفحۂ تاریخ پر حرفِ جلی بنتا ہے کون
وارثِ جنسِ حسینؑ ابن علیؑ بنتا ہے کون

نسلِ آدم سے یہ اب تک کہہ رہی ہے کربلا
اے ستم کش تیرا فطری حق ہے فریاد و بکا
(٧٢)
لیکن اس گردابِ شیون میں نہ اتنا ڈوب جا
فوت ہو جائے شہیدِ کربلا کا مدعا

حق کا باطل پر تفوق آدمی کا فرض ہے
خونِ صبرِ کربلا نوعِ بشر پر قرض ہے

قرض یہ اترے تو فخرِ آدمی آگے بڑھے
جا کری پیچھے ہٹے تو سروری آگے بڑھے
(٧٣)
ظلمتیں گم ہوں تو سیلِ روشنی آگے بڑھے
موت کو ٹوکیں تو کارِ زندگی آگے بڑھے

تار کھنچ جائیں تو پیدا صف شکن جھنکار ہو
قرض کا دریا اتر جائے تو بیڑا پار ہو

آدمی کا ہر قدم ہے درمیانِ گیر و دار
زندگی کا ہر نفس ہے اک مسلسل کارزار
(٧٤)
کیا تجھے حاصل ہے اے مردِ حزیں دیرگوار
خونِ برق و طبعِ طوفان و مزاجِ ذوالفقار

باندھ کر سر سے کفن گھر سے نکل سکتا ہے تو
ہاں اپنی تلوار کی برش پہ چل سکتا ہے تو

۷۵

اے برادر، حضرِ حق پرور میں اور اتنا خلل   ہو چکا ہے ایک مدت سے تمنا کردار شل

الاماں اضداد کا یہ اجتماعِ بے محل   دعویٰ حُبِّ حسینؓ اور بیعتِ دیواجل

کیا غضب ہے، دن کی چھاتی پر اندھیری رات ہے

مومن اور خوفِ اجل منہ پیٹنے کی بات ہے

۷۶

سانس لینے کو نہیں کہتے ہیں دانا زندگی   ہر نفس ایک طرح نَو کی ہے تمنا زندگی

ہر قدم تسخیرِ قدرت کا ہے سودا زندگی   خون میں ہے ارتقا کا شور و غوغا زندگی

منجمد ہے جس کا لہو وہ آدمی بے جان ہے

بے دلوں پر زندگی دراصل اک بہتان ہے

۷۷

اہلِ نخوت ہیں سوارِ ابلقِ لیل و نہار   اور تو فقدانِ جرأت سے مجسّم انکسار

تیری آنکھوں میں نہیں قصاص بغاوت کے شرار   مر ہے تیرا اور پائے صاحبانِ اقتدار

قوتِ باطل پہ جو انساں چھا سکتا نہیں

حشر میں وہ مصطفےٰ ؐ کو منہ دکھا سکتا نہیں

۷۸

دل جراحت سے اگر بھاگے تو راحت کفر ہے   غم سے اکتائے طبیعت، تو مسرت کفر ہے

تخت پہ قابض ہو جابر تو اطاعت کفر ہے   جو شہادت سے ڈرے اسکی عبادت کفر ہے

دامنِ صد پارہ غیرت کو سی سکتا نہیں

موت سے جو منہ چھپاتا ہے وہ جی سکتا نہیں

۷۹

اے حسینؓ، اے غیرتِ حق کے امین ذی وقار   اے دیارِ حرمتِ انساں کے واحد شہریار

اے بہ منبر نوریزداں، اے بہ میداں ذوالفقار   ہاں پکار اپنے محبوں کو سرِ میداں پکار

نیند کے رونددے ہوئے غفلت شعاروں کو جھنجھوڑ

ہو چکی ہے صبح اپنے سوگواروں کو جھنجھوڑ

۸۰
پھر تمدن کی طرف پھنکار کر جھپٹے ہیں ناگ — جل رہا ہے پھر عروسِ زندگانی کا سہاگ
کانپتی راتیں صدائیں دے رہی ہیں آگ آگ — جاگ اے ابنِ علیؑ کے نوحہ خوانِ خفتہ جاگ
اٹھ بھڑکتی آگ کو پانی بنانے کے لئے
کربلا آئی ہے بالیں پر جگانے کے لئے

۸۱
اے برادر تجھ کو اکبرؑ کی جوانی کی قسم — جو ہوا تھا بند اس مقتل کے پانی کی قسم
ناتواں عابدؑ کی بیڑی کی گرانی کی قسم — زینبؑ خوددار کی آتش بیانی کی قسم
غرق کر دے ہچکیاں، مردانگی کے راگ میں
کود پڑ نمرودِ حاضر کی بھڑکتی آگ میں

۸۲
آج پھر دنیا میں ہے انسان کی مٹی پلید — ڈاکوؤں کی جیب میں ہے عصرِ حاضر کی کلید
ہاں بہ جذباتِ جہاں سوز و بہ ضرباتِ شدید — آج پھر بیعت طلب ہیں عصرِ حاضر کے یزید
فوجِ باطل شاد ہے سیراب ہے خورسند ہے
ہاں پھر اہلِ حق پہ سنتے ہیں کہ پانی بند ہے

۸۳
وقت ہے عباسؑ کے مانند پھر دریا پہ جا — ہاتھ کٹ جائیں اگر تو مشک دانتوں میں دبا
اشقیا چیں بر جبیں ہیں آستینوں کو چڑھا — اپنی شمعوں کی لوؤں پر آندھیوں کو تھرتھرا
دہر کی ٹھنڈی رگوں کو خونِ سوز و ساز دے
مرد اگر ہے تو مری آواز پر آواز دے

۸۴
دہر کو گھیرے ہوئے ہے شورِ طبل و برق و باد — گھر میں برپا ہے تلاطم در پہ ہے ابنِ زیاد
فوج میری سو رہی ہے اور سر پہ ہے جہاد — کس طرف یا رب نکل جائے یہ عبدِ نامراد
الاماں حدِ نظر تک ہے سیاہی کیا کروں
کوئی سنتا ہی نہیں مری الٰہی کیا کروں

(۸۵)

دادرا، ہلچل ہے پھر برپا میانِ مشرقین — ہر نظر ہے ایک ماتم، ہر نفس ہے ایک بَین

تختِ پر سرمایہ داری ہے بصد جلال وزین — اور ٹس سے مس نہیں ہوتے محبانِ حسینؑ

ہے یہی ایمان تو ایمان کو میرا سلام

اک فقط ایمان کیا قرآن کو میرا سلام

(۸۶)

کبریا، پروردگارا، کردگارا ، دادرا — کب سے مری قوم گہری نیند میں ہے مبتلا

کب سے پامالِ نفیرِ خواب ہے میری صدا — نیند آنکھوں کی اڑا دے، جوت سینوں کی جگا

یا لگا دے سینۂ مومن میں باغِ زندگی

یا بجھا دے اے خدا میرا چراغِ زندگی

For Tareekhwaar Nauhas visit -
www.WirasatAli.com
www.youtube.com/user/WirasatAli

For Hamd, Naat, Souz, Salaam,
Marsiya and Majlis Videos visit -
www.youtube.com/user/MahaKavi